اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر دوازدہم — معہ — جلد ہفتم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ ✤

بابت ماہ صفر سنہ ۱۳۰۲ ہجری مطابق دسمبر سنہ ۱۸۸۴ع

اصول وضوابط وشرح قیمت رسالہ وضمیمہ ✤

(۱) قیمت رسالہ وضمیمہ بدستور یعنی نوابون و رئیسون سے سالانہ ؏ گورنمنٹ اور عام اختیار سے ؏ متوسط اہل وسعت سے ؏ کم وسعت لوگون سے ۱۲ طلبہ بی وسعت اہل علم سے جو اوسکی اشاعت کرین دعا خیر (۲) رسالہ اور اوسکا ضمیمہ دونو ماہواری ہین (۳) ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ شائع ہوتا ہے (۴) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ [illegible] (۵) خطوط و ارسال زر مہتمم کے پوری نام وخطاب سے حسب نشان ذیل ہونا چاہیئے اور سبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی ہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہ ہوگا ✤ ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنہ لاہور محلہ سید مٹھہ متعلقہ ڈاکخانہ لوہاری منڈی

اشتہار

اشاعۃ السنۃ گذشتہ سالون کے پوری جلدین جو ہمارے پاس تہین وہ فروخت ہو چکی ہین اب صرف بعض سالونکی کامل جلدین ہمارے پاس ہین سب سالونکی پوری جلدین کوئی ہمسے چاہتا ہے تو ہم اور دوسرے لوگون سے لیکر اوسے دیتے ہین۔ اور قیمت پہلی چار جلدونکی بحساب ؏ روپیہ فی جلد ؏ روپیہ اور پچھلے تین جلدونکی بحساب ؏ روپیہ دیتے لیتے ہین اس نایابی و گرانی کی نظر سے بمشورہ ومعاونت بعض احباب اون سبہی جلدون کو از سر نو چھپوانا چاہتے ہین بطرز و ترتیب جدید جسمین متفرق مضامین یکجا ہونگے۔ اور ایسے مضامین جو صرف اپنے وقت مین کارآمد تہے نکالی جاینگے۔ عربی عبارات ضمیمجات اخبار سفیر ہند سنہ ۱۸۷۷ء کا ہندی مین ترجمہ کرکے اونکو جلد اول مین شامل کیا جایگا اور تصحیح و صفائی طبع کا اہتمام بہی پورا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالے۔ ان سب خوبیون کے ساتھ قیمت سات جلد کی پہنے سے بہت کم غالبا چھپا حصہ یا اس سے بہی کم خریداران بہت جلد اپنی درخواستین ارسال فرماوین کیونکہ تعداد جلد بلحاظ درخواست چھپیگی۔ اور جسقدر درخواستون کی کثرت سے جلدون کے تعداد بڑھیگی اوسیقدر قیمت مین رعایت ہوگی ✤ ابو سعید محمد حسین لاہوری

فہرست مضامین نمبر ہذا

اطلاع واعتذار

متعدد سفرون متفرق اوقات مین اپنی اور اپنے عیال کی بیماریون بعض قومی خرد برد اور کتابی نویسون کی بد عہدیون کے سبب خاکسار دایم الاعتذار کئی مہینون سے کوئی رسالہ و ضمیمہ شائع نہین کر سکا اب بحمد اللہ اکثر حصہ ان اعذار کا ارتفاع ہو اور مضمون سے کئی نمبرون کا تیار ہے لہذا نمبر ۱۲ چھپوا کر شایع کیا گیا ہے اسی مہینہ مین انشاء اللہ تعالی کئی نمبر جلد ہشتم کے بہی پیشکش ہونگے۔ خریداران وغیرہ شائقین پر جیسے خصوصاً وہ ہمم صرف قدم مہتمہ جو نذرانہ کرم ہمیشہ ہفتہ وار اشاعۃ السنۃ مین اپنا عنایت فرماتے ہین [illegible] کو معرض قبول مین جگہہ اور عفو و سکت کو [illegible] لادین ✤

المعتذر

المؤلف

دایم الق[illegible]

مطبع مرتضائی لاہور مین چہپا

دربار راولپنڈی

اور

مسایل اسلامی
(لایق ملاحظہ گورنمنٹ)

راولپنڈی کے دربار دیلرے مین جس
مین امیر صاحب کابل بھی رونق افروز تھے
ہمکو بھی شامل ہونے کا اتفاق ہوا اس دربار کے
متعلق اسلامی مسایل اور انکے نتایج کا بیان ہم اپنا
منصبی فرض خیال [illegible]
اس تقریب تشریف آوری امیر صاحب ممدوح
پر جو اعزاز و اکرام امیر صاحب کا گورنمنٹ کی
طرف سے ہوا ہے وہ اسلام و مسلمانون کے
فخر کا موجب اور گورنمنٹ کی دوراندیشی و قدرشناسی
کا مثبت ہے اور جو امیر صاحب کی طرف سے
گورنمنٹ کا اکرام ہوا ہے وہ اسلام کی خوبی و
صفائی کا مثبت اور مسلمانون کی وفاداری
وصدق شعاری کا موجب ہے۔

اس موقع پر جو ہدیے و تحایف گورنمنٹ کی طرف
سے امیر صاحب کی خدمت مین - یا امیر صاحب
کی طرف سے گورنمنٹ کی خدمت مین پیشکش
ہوئے ہین اُن سب کی تفصیل ہمارے مقصود
سے اجنبی [illegible] کام عام اخبارون کا ہے
جو صرف واقعات سے بحث کرتے ہین ہم
صرف ان آخری ہدایا فریقین کے ذکر پر اکتفا
کرتے ہین جنسے ہمارے مقصود کو خاص تعلق ہے
آخری ہدیہ جو گورنمنٹ کی طرف سے امیر صاحب
کی خدمت مین پیش ہوا ہے وہ ایک مرصع اور
بیش قیمت تلوار تہی جو وایسرا نے اپنے
ہاتہہ سے امیر صاحب کو دی - اور آخری ہدیہ
منجانب امیر صاحب اونکا یہہ کلمہ تہا جو

بلا شبہہ ایک عام رائے ہے کہ گورنمنٹ نے امیر صاحب کا جسقدر اعزاز و اکرام کیا ہے
کبھی کسی کا نہین کیا حتے کہ بعض اہل رائے مخالفین اسلام نے اس اعزاز
کو بے جا بے حاجت و خوشامد قرار دیا ہے اور اسپر گورنمنٹ پر سخت طعن و اعتراض کیا ہے

تلوار ملنے کے وقت اونہون نے فرمایا تھا) کہ مین اور میری نسلُس (قوم و اتباع) اس تلوار کے ساتھہ مخالفین گورنمنٹ کا سر کاٹین گے اِنْ شاء اللہ تعالے - اسی کلمہ پر جانبین کی دوستی و عہد کا استحکام ہُوا - اس **اعزاز و اکرام** فریقین کے **متعلق** منجملہ مسایل اسلام **دو مسئلے** اور اونکے نتایج کا بیان اِس مقام مین ہمکو مدنظر ہے **اوّل** یہہ کہ مسلمانون کو اقوام غیر سے ہدیہ لینا یا اُنکو دینا اور اون سے عہد و دوستی کرنا جایز ہے یا نہین **دوم** یہہ کہ اقوام غیر سے عہد و دوستی ہوجائے تو اوسکا ایفاء مسلمانون کے ذمہ پر شرعاً اور خدا کی طرف سے واجب ہوجاتا ہے یا نہین - اِن دونون مسئلون کا پورا بیان ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد مین اِس تفصیل سے ہوا ہے جسکی نظیر کسی کتاب مین پائی نہین جاتی مگر افسوس اس رسالہ کی اشاعت گورنمنٹ کی عدم توجہی اور بے پروائی سے ہنوز معرض التوا مین ہے اِس مقام مین اِن مسایل کے بیان مین اسی تفصیل کا اجمال معرض نقل مین آتا ہے

پہلے مسئلہ کا بیان

حق تعالے نے **قرآن مجید** مین مخالفین اسلام سے صلح اور دوستی کرنے کی خود اجازت دی ہے سورہ انفال مین ہے کہ اگر تیرے مخالف صلح کی طرف مایل ہُون تو توبھی

> وان جنحوا للسّلم فاجنح لها وتوكّل على الله — انفال ع ۸

صلح کرلے اور خدا پر بھروسہ کر-

اور سورہ ممتحنہ مین فرمایا ہے خدا تعالے نے تمکو ان مخالفین اقوام کے ساتھہ

> لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين ولم يخرجوكم من دياركم ان تبروهم وتقسطوا اليهم انّ الله يحب المقسطين انما ينهاكم الله

جوتم دین کے سبب نہین لڑے اور نہ تمکو (اس سبب) تمہارے گہرون سے اُنہون نے نکالا ہے بہلائی اور انصاف کرنے سے نہین روکتا - اِن ہی لوگون کی دوستی سے تمکو روکتا

عن الذين قاتلوكم في الدين واخرجوكم من دياركم وظاهروا على اخراجكم ان تولوهم ومن يتولهم فاولئك هم الظالمون ۔
ممتحنہ ع ۲

ہے جو تم سے دین کے سبب لڑے ہین اور تمکو گھرون سے نکال چکے ہین اور تمہارے نکالنے پر تمہارے مخالفون کے مددگار رہے ہین اور **آنحضرت** صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال کفار قریش سے صلح کی اس صلح مین کفار کی ایسی باتین مانی گیئن جنمین بظاہر اُنکی شوکت اور اسلام کی کسر شوکت متصور ہتی ۔

دیکھو بخاری صفحہ ۳۷۷ مسلم صفحہ ۱۰۵ ۔ ابوداود ج ۲ ص ۲۵

اور **یوحنا عیسائی** (بادشاہ ایلہ) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید رنگ کی خچر بطور تحفہ کے بہیجی تو آپ نے وہ قبول فرمائی اور اُسکے صلہ مین ایک چادر عطا کی ۔

اهدى ملك ايلة للنبي صلى الله عليه وسلم بغلة بيضاء فكساه بردا وكتب له ببحرهم (بخاری نمبر ۳۵۶)

اکیدر (دومة الجندل کے رئیس) نے **آنحضرت** صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جبّہ ریشمی ارسال کیا جسکو آنحضرت نے قبول فرمایا اِسکے نظایر اس رسالہ اقتصاد مین اور بہت ہین جنکی تفصیل مین تطویل ہے ۔

عن انس ان اکیدر دومة اهدى الى النبي صلى الله عليه وسلم جبة من سندس (بخاری صفحہ ۳۵۶)

دوسرے مسئلہ کا بیان

مخالفین اسلام کے ساتھہ عہد و دوستی ہوجاے تو اوسکا وفا بحکم خدا واجب ہے اور اوسکا توڑنا اور کسی دوسرے سے بلا اطلاع و براءت جوڑنا حرام ہو جاتا ہے **حقتعالےٰ نے فرمایا ہے**

اوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولا يايها الذين امنوا اوفوا بالعقود (مائدہ ۴۹)
واوفوا بعهد الله اذا عاهدتم ولا تنقضوا الايمان بعد توكيدها وقد جعلتم الله عليكم كفيلا ۔ ان الله يعلم ما تفعلون

عہد پورا کرو ۔ عہد سے سوال ہوگا ۔ ایمان والو اپنے عقدون (عہدون) کو پورا کرو اور فرمایا خدا کے **عہد** کو (یعنے جو بندون کے ساتھہ کرتے ہو) پورا کرو جب کسی سے عہد کرو اور اپنی قسمونکو پکا کرکے نہ توڑو ۔ جس حالت مین تم خدا کو ضامن کر

ولا تکونوا کالتی نقضت غزلها
من بعد قوة انکاثاً تتخذون
ایمانکم دخلاً بینکم ان تکون
امة هی اربی من امة (نحل ع ۱۳)

چکے ہو وہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور اُس بڑہیا
سے نہو جاؤ جو اپنا (دن بھر کا) مضبوط کاتا
ہوا (شام کو) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی ہتی تم
آپس میں قسمونکو اسلیئے گڈمڈ کر دیتے ہو کہ (دوسرا)
گروہ (جنسے جوڑتے ہو پہلے) گروہ سے (جنسے توڑتے ہو) بڑہ کر نکلے۔

وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر
الا علی قوم بینکم وبینهم میثاق (انفال ع)
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل
معاهداً فی غیر کنهه حرم الله علیه الجنة
(ابو داؤد ص ۲۴ ج ۲)

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا اخیس بالعهد
(ابو داؤد ص ۲۴)

الغادر ینصب له لواء یوم القیامة (ایضاً)

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل معاهداً
لم یرح رائحة الجنة وان ریحها لتوجد من
مسیرة اربعین عاما (بخاری ص ۴۴۸)

من لا یفی للذی عهد عهده فلیس منی
ولست منه (صحیح مسلم ص ۱۲۲ ج ۲)

من کان بینه وبین قوم عهدا فلا یحلن
عهدا ولا یشدنه حتی یمضی امدها او ینبذ
الیهم علی سواء (ترمذی صفحہ ۲۷۵)
ابو داؤد صفحہ ۲۳ جلد ۲

اور فرمایا اگر تمہارے بہائی مسلمان جنہوں نے ہجرت نہیں
کی) تم سے دین میں مدد چاہیں تو اونکو مدد دو۔ مگر
قوم (کافروں) کے مقابلہ میں مدد نہ دینا جنسے تم عہد کر چکے ہو
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص عہد والونکو ناحق قتل کرے اسپر بہشت حرام ہے
اور فرمایا میں عہد شکنی نہیں کرتا۔
اور فرمایا جو عہد شکنی کریگا۔ قیامت کے دن اُسکے
غدر کا نشان کہڑا کیا جاویگا۔
اور فرمایا جو عہد والے کو قتل کریگا وہ بہشت کی
خوشبو نہ پائیگا جو چالیس سال کی مسافت سے
آتی ہے۔
اور فرمایا جو عہد والوں کا عہد پورا
نکرے وہ ہم میں سے نہیں اور نہ میں اُسکے گروہ میں سے ہوں
اور فرمایا جب مسلمان کا کسی قوم سے عہد ہو
وہ اوسکو نہ کھولے اور نہ کسی اور سے باندہے جب
تک پہلے عہد والوں کی میعاد نہ گذرے یا اُنکو

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذمۃ المسلمین
واحدۃ (بخاری باب ذمۃ المسلمین
وجوارہم واحدۃ یسعی بہا ادناہم (صفحہ ۴۵۰)
فی الفتح یدخل فیہ المرأۃ والعبد - الخ -
وقال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ واوصیہ بذمۃ
اللہ وذمۃ رسولہ ان یوفی لہم بعہدہم
وان یقاتل من وراءہم ٭
(بخاری صفحہ ۴۲۹)

صاف اطلاع دیتے کہ اب میرا تمہارا عہد نہیں
اور فرمایا سبھی مسلمانونکا عہد یا امن ایک ہے
یعنی ادنے مسلمان بھی عہد و امن دیسکتا ہے جسکی
رعایت سبھی مسلمانون کو لازم ہے
ان ہی احادیث کے مطابق حضرت عمر فاروق رض
نے فرمایا ہے کہ میں اپنے جانشین کو یہہ وصیت
کرتا ہون کہ وہ عہد والونکا عہد پورا کرے
اور اون کی حمایت مین اُنکے مخالفون سے لڑے

اِس قسم کی احادیث وآثار واقوال علماء نامدار ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد میں
اور بہت منقول ہین جنکے نقل سے بہت طول ہوتا ہے ان آنجملہ بہت سے اقوال وآثار
اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۱۸ مین جسکی پیشانی پر غلطی سے نمبر ۱۰ لکھا گیا ہے نقل ہو چکے ہین

ان مسایل کے نتایج

ان نتایج کے مسایل بہت ہین مگر ہم اِس مقام مین تین نتایج کے ذکر پر اکتفا کرتے ہین -

(۱) سرکار انگریزی اور روس مین (خدانخواستہ باشد) جنگ ہو جائے تو بحکم ان
نصوص قرآنیہ واحادیث نبویہ کے جو منقول ہو چکے ہین امیر کابل پر اس سرکار کی نصرت وحمایت
واجب ہی اور اسمین خدا کے رسول کی اطاعت متصور ہے اور روس کی معاونت اور سازش
کہلم کہلی حرام وسراسر معصیت ہے -

(۲) اثناء مدت عہد مین (اگر کوئی مدت سرکار انگریزی اور امیر کابل مین خفیہ مقرر ہوئی ہو)
اور بلا اطلاع واعلام سرکار انگریزی (اگر کوئی مدت مقرر نہین) امیر کابل کا سرکار انگریزی سے عہد
دست بردار ہونا اور روس سے عہد ودوستی پیدا کرنا بحکم نصوص واحادیث مذکورہ
حرام ہے -

(۳) امیر کابل کی اس عہد کی رعایت اور سرحدی مسلمانو پیز (جو امیر کابل کے ماتحت ہین ہین اور خود مختار و آزاد کہلاتے ہین) بہی لازم ہے اور کسی مسلمان کو جب تک برٹش گورنمنٹ کی کسی مسلمان امرا (امیر کابل یا سلطان روم وغیرہ) سے دوستی و عہد ہو روس کا مددگار ہونا جایز نہین -

اس نتیجے (سوم) پر مسایل و دلایل منقولہ بالا کے علاوہ ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد مین اور دلایل بہی موجود ہین جو اس گورنمنٹ اور گورنمنٹ روس کی طرز حکومت و معاملات سیاست سے بحث کرتے اور تاریخی طور پر بتاتے ہین کہ اسوقت تک گورنمنٹ انگلشیہ نے اپنے ماتحت و ہمسر اقوام و امرا اہل اسلام وغیرہ سے کیا سلوک کیا اور گورنمنٹ روس نے اپنی رعایا اور ہمسر اہل اسلام سے کیا معاملہ کیا اور اونکے سلوک اور معاملات [illegible] سے عام اہل اسلام پر افغانستان و ترکستان [illegible] مسلمانان یاغستان ان دو گروہ (روس و انگلش) مین سے کسی گروہ کی اعانت لازم ہے -

ولیکن ان دلایل کی تفصیل ہمارے اِس مختصر مضمون مین نہین ہو سکتی ہماری دور اندیش گورنمنٹ نے رسالہ اقتصاد کی اشاعت کی طرف توجہ فرمای تو وہ دلایل ناظرین کے ملاحظہ مین آہین گے ورنہ خیر

ہماری اور (غالباً) سبہی پالیٹکل اشخاص کی رای مین جو اثر عام اہل اسلام خصوصاً ساکنان افغانستان و ترکستان و یاغستان پر اس قسم کی تحریرات و مذہبی مسایل و رسایل سے متوقع ہے وہ گورنمنٹ کے لاکہون روپیہ سے جو سالہا سال سے امرا کابل وغیرہم کے مدارات مین صرف ہوتے ہین متوقع نہین ہے اس روپیہ کا اثر ہوا (جو آجتک نہین ہوا اور آیندہ بہی شاید ہو) تو صرف امیر صاحب کابل اور اون کی فرمان بردار سپاہ پر ہو گا نہ عام مسلمانان افغانستان و ترکستان پر جو امیر کابل کی رعایا کہلا کر انگریزون کی دوستی کے سبب سابق امیر مرحوم پر فتوے کفر کا لگا چکے ہین الخ

مذہبی معاملہ مین کسی امیر صاحب کی وہ کچھ پروا نہین کرتے اور نہ مسلمانان یاغستان پر جو امیر
کابل کو اپنا امیر نہین سمجھتے بلکہ بجز مذہب و علماء مذہب وہ کسیکو اپنا حاکم نہین جانتے
اور اس قسم کی **تحریرات** و مسایل و رسائل کا اثر ان سب اقوام پر ممکن الوجود بلکہ متیقن
ہے پھر **معلوم** نہین ہماری دوراندیش **گورنمنٹ** ایک ضعیف (یا محدود) الاثر
(بشرطیکہ وہ اثر ظاہر ہو) پالیسی کے (مدارات یا خوشامد امراء کابل وغیرہم) کے اختیار و
اہتمام مین (جسمین لاکھون روپیہ صرف ہوتا ہے) کیون سرگرمی و عرق ریزی کرتی
ہے اور ایک قوی اور وسیع الاثر **پالیسی** (اشاعت مذہبی مسایل و تحریرات جو گورنمنٹ
کے موید ہین کے اختیار کرنے مین (جسمین ایک پیسہ بھی کوئی نہین مانگتا) کیون **کوتاہی**
و لاپروائی کرتی ہے باوجودیکہ ایک مذہب و ملک کا خیرخواہ (**رسالہ اشاعت**
السنۃ) سالہا سال سے اس پالیسی کی طرف توجہ دلا رہا اور چلا چلا
کر گورنمنٹ کو جگا رہا ہے۔

رسالہ اشاعت السنۃ مین اس قسم کے مضامین و مسایل ۱۸۷۹ء سے شایع ہو رہے ہین جو
ہمیشہ گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ رپورٹر کے پاس بھیجے جاتے ہین اور بعض مضامین سپریم
لوکل گورنمنٹون اور گورنمنٹ آف انڈیا مین بھی مرسل ہوتے ہین اور بعض مضامین سول
و ملٹری گزٹ وغیرہ اخبارات انگریزی و دیسی کے ذریعہ سے بھی شایع ہو چکے ہین پھر
معلوم نہین یہ مضامین لوکل گورنمنٹ ہا اور گورنمنٹ آف انڈیا مین پیش نہین ہوتے
یا پیش ہو کر لایق لحاظ و توجہ نہین سمجھے جاتے۔؟

اگر شق ثانی صحیح ہے اور وہ مضامین پیش ہو کر لایق توجہ **سمجھے نہین گئے تو** گورنمنٹ اشاعت
السنۃ مفت کے ثناخوان و حامی کی مضامین و تحریرات کو جانے دے۔ اس صورت مین ہم
بھی اپنے اصل رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد کو (جسکے بعض مضامین بطور نمونہ اشاعت
السنۃ مین شایع کرتے رہے ہین) صندوق مین بند کر کے رکھ چھوڑین گے **و لیکن**

اِس صورت مین گورنمنٹ کا پولٹیکل فرض ہے کہ وہ اِس قسم کے مسایل و رسایل اور فضلاؤ علماء وقت سے (جو اونکی رعایا ہین اور بعض اونکے ملازم و پنشنر) لکہوکر اطراف کابل اور دیگر صدری ممالک اہل اسلام مین تقسیم کرائے اور مسلمانون کو اُنکے مذہبی مسلمات کی شہادت و دستاویز سے اپنا دوست بنائے۔

بالجملہ مسلمانون سے کچہہ کام لینا ہے تو اُنکے مذہب کے ذریعہ سے (جو موجودہ حالات مین گورنمنٹ کا موید ہے) اوسی کام لے اور اِس نسخہ مجرّب کو ہاتہہ سے نہ دے یہہ کام روپیے۔ پیسے۔ لوہے۔ سکّے۔ بارود۔ گولے۔ دعوتوں۔ خلعتوں علانیہ خوشامدون خفیہ سازشون سے ہرگز نہین نکل سکتا۔

اِس کہلم کہلی نصیحت مین ہمنے نہ صرف اپنا منصبی فرض اور گورنمنٹ کا حق سلطنت ادا کیا ہی بلکہ [illegible] نصیحت نے بہی گورنمنٹ پر کچہہ اثر نہ کیا تو آیندہ ہم اِس قسم کے مضامین سے قلم کو روک لین گے اور گورنمنٹ۔ ملک۔ اور مذہب کی خیر خواہی اور حق شکر صرف دعا سے ادا کرینگے اور یہہ کہین گے۔ ای خدا حقیقی شاہان شاہ تو ہماری مہربان گورنمنٹ کو روس کے پنجہ سے بچا اور امیر کابل اور اوسکی رعایا سے انکی عہد دوستی پہ عمل کرا۔ اور گورنمنٹ کی سالہا سال کی مدارات اور لاکہون روپیہ کا کوئی نیک اثر (بحق ملک و مذہب) دکہا۔ آمین ثم آمین۔

مہدی سوڈان
اور
مسلمانان ہندوستان

بعض متعصب اخبارون نے بعض بلاد ہندوستان کے مسلمانون پر یہہ

افترا کیے ہین کہ جنرل گارڈن کی آخری مصیبت پر اُنکو کمال خوشی ہوئی ہے اور اِس خوشی کے اظہار کے لئے اُنہون نے مسجدون مین روشنی کرائی ہے اور ہندوستان مین مہدی کے ایجنٹ یا جاسوس موجود ہین جو اُسکی تحریرات و اشتہارات شایع کر رہے ہین وغیرہ وغیرہ"

ان افتراؤن کے جوابات تحقیق واقعات کے رو سے ہماری چند معاصرین نے بخوبی دیدیئے ہین ہم اِس مقام مین مذہبی **شہادت کے رو سے** یہہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ مسلمانون کا مذہب و اعتقاد خود ان امور کی تکذیب کرتا ہے پھر مسلمانون سے ان امور کا صدور (جسکا منشا صرف مذہبی جوش یا تعصب خیال کیا جاتا ہے) کیونکر ممکن و متصور ہے۔

اصلی مہدی کی اثبات و نفی کی بحث سے ہم اس مقام مین عنان قلم کو روک کر فرضی[*] **مہدی سودانی کے جنگ** و فتوحات کی نسبت اپنے ناظرین موافقین و مخالفین کو یقین دلانا چاہتے ہین کہ یہہ جنگ و فتوحات مسلمانان ہند کے اعتقاد و خیال مین بوجوہ چند **اسلامی اصول و قواین پر** مبنی نہین ہین اور اسیلئے جو مسلمانان ہند جنپر یہہ تہمتین لگائی جاتی ہین بخوبی جانتے ہین لہذا اُنکی نسبت یہہ گمان سراسر بہتان ہے۔

ازانجملہ (وجوہات) ایک **وجہہ** یہہ ہے کہ باتفاق وارقین موافقین و مخالفین یہہ بات مسلم ہے کہ مہدی سودانی کا مقابلہ گو بظاہر انگریزون سے ہے مگر دراصل و فی الحقیقت یہہ مقابلہ خدیو مصر سے ہے۔ انگلش پارٹی کسی غرض خاص ذاتی خواہ عام ملکی سے۔ نیک نیتی سے خواہ خود غرضی سے صرف خدیو مصر کی بغرض

[*] اصلی مہدی کی خبر و پیشین گوئی سے اعلے طبقہ کتب حدیث (بخاری و مسلم) ساکت ہے اور اسوقت کے مسلمانون مین کوئی اسکا قایل ہے کوئی منکر۔ اِسلئے اصلی مہدی کی بحث سے قلم کو روک کر فرضی مہدی کی نسبت مسلمانان ہند کا خیال بیان کیا گیا ہے

وحمایت مین کہڑی ہوگئی ہے یہہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ فرضی مہدی کا مقابلہ بلاواسطہ خدیو مصر انگلش پارٹی سے ہی اور یہہ بہی بالاتفاق مسلم ہے کہ خدیو مصر سلطان روم کا نایب یا اونکا ماتحت ہے اِن مسلمات کا نتیجہ یہہ ہے کہ مہدی کا مقابلہ درحقیقت سلطان روم سے ہے اور یہہ بہی اکثر مسلمانان ہندوستان (جن مین وہ بیچارے متہم بہی داخل ہین) کے نزدیک مسلم اور داخل مذہب

نیز اِس نتیجہ کے مویِد مہدی سوڈانی کی وہ تحریرات بہی ہین جو اوس نے ٹرکی اور مسلمانان رعایا ٹرکی کے برخلاف شایع کی ہین اور وہ متعدد اخبارات انگریزی و دیسی مین مشتہر ہو چکے ہین ازانجملہ فرید الاخبار رنگون ہے جسمین تحریرات ذیل بعنوانات ذیل مندرج ہین -

"[illegible]"

مہدی نے یہ معلوم کرایا ہے کہ قاہرہ پر اپنا تسلط ہوئے بعد کعبۃ اللہ کو دوسری جگہ لئے جاویگا اور ان لوگوں کو نیست نابود کریگا جو مسلمان کہلانے کے باوجود شرک کرتے ہین اور غیر اللہ کو پوجتے ہین اور اصل دین کی حیثیت بگاڑ کر بدعت پہیلاتے ہین"

"ترکون کی بے ایمانی پر مہدی کا خط"

اِس خبر کے معلوم ہونے سے ڈنگولا کے مدبر کو بڑی فکر و پریشانی ہوگئی ہے مہدی نے مدیر صدر کے نام ایک خط اِس مضمون کا روانہ کیا ہے کہ ترکیان فقط نام کے مسلمان ہین اونکا عمل قرآن و حدیث کے مطابق نہین ہے اور وے اللہ کے حکم بموجب سلطنت نہین کرتے ہین بلکہ رعایا پر ظلم و بدعت کی بارش برسا رہے ہین اور دسوین حصے سے افزود محصول اُن سے لیتے ہین اور بڑے بدعتی اور ظالم ہین" - ایسی ہی اور تحریرین متعدد اخبارات مین درج ہین جنکی تفصیل مین تطویل ہے -

واعتقاد ہے کہ سلطان روم مسلمانون کے خلیفہ٭ ہین اور یہہ بات بالاتفاق مسلم ہے کہ خلیفہ
وقت کا مقابلہ کرنے والا مذہب اسلام مین باغی کہلاتا ہے **ان مسلمات کا نتیجہ**
یہہ ہے **کہ مہدی سوڈانی** مسلمانان ہند جنکے یہہ مسلمات تسلیم کئے جاتے ہین کے
نزدیک **باغی** ہے پھر انکی نسبت یہہ گمان کہ وہ مہدی کی فتوحات پہ خوش ہین
اور اُسکے ایجنٹ یا جاسوس ہین بہتان نہین تو کیا ہے -
ان **بہتان** باندہنے والون کو یہہ مناسب تہا کہ **پہلے** مسلمانان ہند کے ان مسلمات
کو مٹاتے اور پہر ثابت کر دکہاتے کہ مسلمانون کے اعتقاد مین مہدی سوڈان کا مقابلہ
درحقیقت گورنمنٹ انگلشیہ سے ہے اور خدیو مصر سے اُسکو تعرض نہین ہے اور خدیو
مصر سلطان روم کے ماتحت نہین ہین - اور سُلطان روم اکثر مسلمانان ہند کے اعتقاد
خیال مین خلیفہ وقت نہین اور خلیفہ وقت کا مقابلہ بغاوت نہین ہے [illegible] پیچھے کہ یہہ
تہمتین اور بہتان انپر جماتے یہہ بات انصاف اور عقل اور دیا سے بعید تر ہے مسلمانان

٭ گو اس اعتقاد پر وہ کوئی شرعی دلیل نہین رکہتے چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۶ و نمبر ۱
جلد ۷ مین اسبات مدلل و مفصل ہو چکا ہے کہ اسکے مخالفون اور معترضون نے بہی اسکو مان
لیا ہے مگر یہان نفس الامری اور شرعی ثبوت کا دعوی نہین ہے یہان مقصود صرف
یہہ ہے کہ جن مسلمانون پہ طرفداری مہدی کی تہمت لگائی جاتی ہے
وہ سُلطان المعظم کو خلیفہ برحق جانتے ہین گو اسپر کوئی دلیل
نہین رکہتے ہمارا یہہ کہنا اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۶ صفحہ ۳۴۳
کی اس دعوی کی کہ مسلمانان ہند شیعہ سنی وغیرہ جو مذہب کے پابند اور
احکام مذہب سے واقف ہین سلطان روم کو اپنا خلیفہ نہین جانتے مخالف
نہین بلکہ عین موافق ہے وہان خاص اہل علم اور واقفون کو خیال کیا گیا ہے
یہان عوام اہل اسلام کا جن پر وہ تہمتین لگائی گئی ہین -

ہند کو سلطان روم کی خلافت وغیرہ مسلّمات مذکورہ بالا کا معتقد و قائل بہی جانین اور مع ذلک انکو سلطان روم کے باغیون کی فتح پر خوشیان منانے والے بہی قرار دین یہہ ایک حکم و تجویز مین جمع بین النقیضین نہین تو کیا ہے

وجہ دوم یہہ کہ حضرت سلطان المعظم بعض اہل اسلام (جنکا خیال اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۶ وغیرہ مین بیان ہوا ہے) کے نزدیک خلیفہ شرعی نہ سہی تاہم وہ اور اونکے نائب خدیو مصر سبہی مسلمانون کے نزدیک مسلمانون کے ایک عالیجاہ بادشاہ تو ہین اور اونپر اطلاق ایمان و اسلام تو بلانزاع اہل اسلام کے نزدیک مسلم ہے پھر بھی مہدی سودان کا سلطان المعظم یا اُنکے نائب خدیو مصر سے مقابلہ (چنانچہ پہلے دو مسلمات سے ثابت ہو چکا ہے) ان سب کے نزدیک بحکم اسلام ناجایز ہے و صریح دیکھیئے کہ بانی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم مین آیا ہے

اذا التقی المسلمان بسیفهما فالقاتل والمقتول فی النار ۔ (بخاری ص ۴۸۰ ۔ مسلم ص ۳۸۹)	جب دو مسلمان باہم تلوار سے مٹھ بہیڑ کرین تو قاتل مقتول دونو آگ مین اور فرمایا ۔ چنانچہ صحیح مسلم مین ہے چہیری

بلا تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ سلطان روم کی حمایت و تائید مین سلطنت ٹرکی سے ایک اخبار جاری ہوا تہا جس سے تمام انگلینڈ مین تہلکہ و ہول پڑ گیا تہا کہ یہ اخبار مسلمانان ہند کو اطاعت برٹش گورنمنٹ سے منحرف کر کے سلطان روم کا مطیع بنا دیگا اس خیال سے مدبران انگلنڈ نے وہ اخبار بند کرا دیا اب اُسی سلطان کے باغیون کی فتح پر اُن ہی مسلمانان معتقدین حضرت سلطان المعظم کو خوشیان منانے سے متہم کیا جاتا ہے کیا اب یہہ مسلمان وہ مسلمان نہین ہے یا سلطان وہ سلطان نہین رہا انگلو انڈین اڈیٹر اور اونکے دیسی مقلد کچہہ تو سمجہکر لکہا کرین جو کچہہ کسی مخبر خود غرض نے کہا وہ بن سوچے سمجہے کہہ دیا کرـ

من خرج علے امتی یضرب برھا وفاجرھا ولا یتحاشی من مومنھا ولا یفی لذی عھد عھدہ فلیس منی ولست منہ (صحیح مسلم ص ۱۲۵)	امتہ پر چڑھائی کرے ۔ نیک و بد کی گردن مارے قتل مومن سے پرہیز نکرے وہ ہم مین سے نہین ہے ۔

اس مضمون کے اقوال بانی اسلام (علیہ الصلوۃ والسلام) کے کتب حدیث (صحیح مسلم صفحہ ۱۳۱ وغیرہ) مین موجود بہت دیکھتے ہین جنمین مسلمانون کی جماعت پر تلوار اٹھانے پر سخت وعید وارد ہے پھر مہدی کے اس جنگ و فتح پر جو کس و ناکس (عالم و جاہل) سب کے نزدیک ایک جماعت مسلمانون (ترکیون یا مصریون) پر اسکو حاصل ہوئی ہے ان مسلمانونکا خوش ہونا کیونکر ممکن ہے ۔ جبتک یہہ ثابت نہو کہ وہ مسلمانان اس جماعت مقتول و مغلوب کو مسلمان نہین جانتے انکے قاتل و مقابل کو امام برحق سمجھتے ہین جسکا اثبات [illegible] مسلمان نہین ہے

مسلمانان ہند پر خوشی کی تہمت لگانی والے اور نہین تو پہلے اتنا ہی ثابت کر لیتے کہ وہ سلطان روم یا خدیو مصر کو کافر یا باغی جانتے ہین اور مہدی سودانی کو امام برحق سمجھتے ہین اسکے بعد خوشی کی تہمت ان پر لگاتے یہہ بڑی دلیری کی بات ہے کہ سلطان روم و خدیو مصر کا مسلمانان ہند کے نزدیک کافر ہونا ثابت نکرکر پھر انکی شکست اور انکے مقابل کی فتح پر انکی خوشی تجویز کرین ۔

وجہ سوم ۔ مہدی کے ذاتی حالات مذہب و اعتقادات اور امام برحق کے شروط و صفات کی نسبت مسلمانون کے خیالات کی مظہر ہے مگر مہدی کے اصلی حالات سے پوری اور یقینی واقفیت حاصل نہونے کے سبب ہم اس وجہ اور مسلمانون کے ان خیالات کی تفصیل مناسب نہین سمجھتے ہمارا ذاتی خیال امام برحق کے شروط و صفات کی بابت ہماری رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد مین مبین ہے وہ رسالہ گورنمنٹ کی توجہ و اجازت سے چھپا تو اس سے ناظرین کو خودبخود معلوم ہو جاویگا کہ مہدی سودان امام برحق ہے یا نہین اور اسکے حالات جو مشہور

ہین اسلام کے رو سے کیسے ہین ؟

بالجملہ دو مقدمہ مفصلہ بالا سے بخوبی ثابت ہُوا کہ مسلمانان ہند کا مہدی کی فتوحات پر خوشی منانا ایک ایسی بات ہے جسکا وجود بجز دماغ اِن خود غرض و ناواقف مخبرون کے جنہون نے انگلو انڈین اڈیٹرون اور اونکے مقلدون کے کان بھرے ہین یا اِن اخبارات کے اور کہین نہین ہے - اِس **حصہ** مضمون مین ہمنے اپنے **مذہبی بہائیون کا حق** ادا کیا ہے - اور ایک تہمت بے جا سے لُبشہادت انگریزی ہیکے اُنکا دامن پاک کیا ہے - آب ہم ایک **حصہ** اس مضمون کا گورنمنٹ کی خیر خواہی و نصیحت سے مخصوص کرتے اور حق سلطنت ادا کرتے ہین وہ یہہ ہے - کہ مہدی اور سودان سے گورنمنٹ اپنا تعلق بالکل اُٹھا لے انکو سلطان المعظم ہی کے سپرد کرے اسمین اپنے خیر خواہان سلطنت مسٹر بلنٹ وغیرہ کے مشورہ پر عمل کرے اور [illegible] کو دستور العمل بناوے اور مسلمانون کے قدیمی جوش مذہبی کو پیش چشم رکھکر اسبات کا یقین کرے کہ مسلمانان افریقہ (بلکہ عرب) اِس لڑائی کو انگریزون کی شمولیت کے سبب مذہبی جانتے ہین اور اپنے مذہب پر جان و مال و زن و فرزند کو قربان کرنیکو حاضر ہین اور جب تک وہ سبہی تمام نہو جائینگے اِس جنگ کو تمام نہونے دینگے خواہ جنرل گارڈن جیسے بیسون جنرل اِس جنگ مین قربانی کرائے جائین اور لاکہون شلنگ روپیہ اور لاکہون جانین بندگان خدا تلف ہون -

مسٹر بلنٹ کا مشورہ اور رہوبرٹ کا خط انگریزی اخبارات کے ذریعہ سے گورنمنٹ

* چند اخبارات نے مژدہ سنایا ہے کہ اس امر کی کچہہ تحریک ہو رہی ہے خدا تعالے اِس مژدہ کو پورا کرے اور ہماری گورنمنٹ کو سودان کی بیجا پیچیدگیون سے نجات بخش کر ہندوستان مین امن قایم رکہنے اور وسط ایشیا کی فتوحات انکو سبہالنے کی توفیق دیوے

کے ملاحظہ سے گذرا ہوگا ہم اپنے ناظرین کے رفع انتظار کے لئے ہوبرٹ پاشا کے
خط کا ترجمہ بعض دیسی اخبارات نقل کرتے ہین ۔ وہ یہہ ہے

ہوبرٹ پاشا کا خط

بنام اڈیٹر اخبار ٹیمس

جناب من ۔ اندنون چونکہ مجھے سلطنت سے کوئی سرکاری تعلق نہین ہے اسلئے مین
چاہتا ہون کہ معاملات مصر کی نسبت اپنی کچھہ رای بیان کرون ۔

سوڈان کی لڑائی آجکل مذہبی لڑائی ہے ۔ ہزارون عرب مہدی کے ساتھہ ملگئے ہین
پہلے یہ بات نہین تہی ۔ ابتدا مین مہدی کی جماعت نہایت کمزور تہی یعنے اوسوقت اوسمین
تہوڑے سے لوگ بردہ فروشی کے قایم رکہنے والے اور غیر ملکیون کو حقارت کرنیوالے تہے
اب [illegible] ہوگئے ہین کیونکہ اون
لوگون کے دماغ مین یہ بات سمائی ہے کہ یہہ جہڑائی لوٹ تاراج کی چڑہائی ہے

جناب من ۔ اگر سلطان المکرم کو جو خلیفۃ الاسلام ہین اور مصر کے سلطان حقیقی ہین یہہ کہنے
کا موقع دیا جاتا ہے کہ انگلنڈ میری مرضی کے مطابق کام کررہا ہے اگر اون جوانمرد لوگون
کو یہہ سمجہا دیا جاتا ہے کہ اونکے سردار دین راضی ہین اسبات پر کہ انگلنڈ سوڈان مین امن
وامان قایم کرے تو مہدی کے نصف معتقدین ہتہیار رکہہ دینگے ۔ جب تک کہ انگلینڈ اور ٹرکی
دونون متفق نہین ہونگے تب تک اس کام کا انجام پانا دشوار ہوگا ۔ انگلینڈ ہزار انکار کرے
مگر مین یہہ کہونگا کہ ڈلسکو کے معاملہ کے وقت سے اب تک دو رفیق قدیم انگلینڈ اور ٹرکی کے
درمیان شکر رنجی ہے اور یہہ انگلینڈ کے قصور سے ۔ یہہ شکر رنجی نہایت درجہ کو قابل
افسوس ہے اور چنانچہ مین انگلینڈ سے تاکیداً یہہ کہتا ہون کہ د[illegible] مناقشہ کے خیال

× یعنی جب سے عیسائی اسمین شامل ہوئے ہین

†† یہہ عام مسلمانون کا خیال ہے گو خواص اہل علم یہہ خیال نہین کرتے ۔

سے اوسکے دور کرنے مین تامل نکرے اور سابق اتحاد کے قایم کرنے مین تکاہل کو راہ ندے - مصر انگلینڈ پر ایک بار گران ہے - کیا کوئی قوم خاموش رہ سکتی ہے جب وہ یہہ سمجہتی ہو کہ اُسکے ملک کی چڑہائی سے اوس ملک کا تاراج منظور ہے - درحقیقت انگلینڈ کا یہہ منشا نہین ہے مگر ترکون کے سر مین یہہ خیال سما سکتا ہے - مین اپنے ملکی بہائیون سے یہہ پوچہتا ہون کہ آپ لوگ کیا کرنے چاہتے ہین - کیا آپ لوگ بغیر دوسری کی تائید کے سوڈان کو فتح کرنے چاہتے ہین اگر یہہ نہین تو آپ لوگ کسکی تائید کی اُمید رکہتے ہین - سوڈان کے فتح کرنے کی نسبت ایک عرب سردار کی رائے ہے آپ لوگون کے لئے خالی از پند سود مند نہین ہے - سردار مذکور کا بیان یہہ ہے کہ اگر میرے ملک کے لوگون کو یہہ معلوم ہوگا کہ آپ اونکے ملک پر تاخت کرنا چاہتے ہین اور اونکے دین کے دشمن ہین تو وہ اپنے ملک اور مذہب کی حفاظت مین لگ [illegible] اگر ہزار سپاہی ہر روز مارے جاوین تو بہی وہ مقابلہ سے رُخ نہین پہیرینگے اور دست بردار نہین ہونگے اون کی ثابت قدمی کے آگے بڑے بڑے دلیر سپاہیون کی ہمت پست ہو جائیگی - انگلنڈ کو اسپر غور کرنا چاہیئے - ہم لوگون کو یاد ہے کہ الجیریہ مین فرنچ لوگون کی کیا برگت بنی ہتی کیا توفیق بے - مونکرلیف - اسٹوورٹ - برنابی - اور صدہا جوان مرد سپاہیون کی بیش قیمتی جانین ہم لوگون کی نظرون مین کوئی چیز نہین ہے کہ اون جوانمردون کی موت ہمارے جگر کو شگاف نہین کرتی ہے -

بہرکیف اگر ہملوگون کو اُن باتون کا خیال نہین آتا ہے مگر ہمکو یہہ تو سوچنا چاہیئے کہ اسوقت انگلینڈ مین ہزارون آدمی فاقے کی موت مر رہے ہین اور ہملوگ لاکہون روپیہ لڑائی کے خون آشام دیوتا کے قدمون پر نثار کرنیکے لئے کمر باندہے ہوئے ہین اسوقت تو ہماری ملک کے لوگ ایک ایک شلنگ کے لئے ترس رہے ہین اور ہملوگ

سینکڑون پاونڈ دریامین ڈالنے کے لئے بدمست ہو رہے ہین

اِس مصری الجھن سے رہائی پانے کی ایک ہی صورت ہے - اگر آپ لوگ سوڈان بلکہ مصر مین امن قایم کرنے کے لئے سلطان المکرم کو اپنا شریک بنائینگے تو نہ صرف سلطان کے حقوق برقرار رہین گے بلکہ آپکی خدمت دوستانہ طور پر قبول کی جاویگی یورپ کی دوسری کسی سلطنت کو مداخلت کرنیکا موقع نہین ملیگا اور جملہ مسلمانون کی دوستی جسکی تھوڑی سی کج فہم اور ناعاقبت اندیش لوگ قدر نہین کرتے ہین - (یہہ ایک سخت غلطی ہے) حاصل ہوگی اور سب مشکل حل ہو جائیگی -

پھر مین تاکیداً کہتا ہون کہ انگلینڈ اسی منصوبہ کو اختیار کرے کیونکہ یہہ نہ صرف عاقلانہ منصوبہ ہے بلکہ تمام خطرہ سے پاک ہے - جنرل گارڈن کی رہائی کے بعد یہہ خطرہ ضروری ہوگا [illegible] انگلینڈ جو [illegible] سلطان المعظم کی مصلحت اور منظوری سے کرے - اگر انگلنڈ اِس منصوبہ کے موافق چلے تو اِس سے نہ صرف جھوٹے دعوے دارون کی زبان بند ہو جائیگی بلکہ مسلمانان ٹرکی اور ہندوستان میں اوسکی بڑی توقیر پیدا ہوگی - سلطان کو تمام دنیا کے مسلمانون پر جو اختیار حاصل ہے اوسکو نہ ماننا محض حماقت اور جہالت ہے - جن جن لوگون کا یہ خیال ہے وہ لوگ انگلنڈ کے دشمن ہین ؎

(جریدہ روزگار نمبر ۱۲ جلد ۱۱
مطبوعہ ۲۱ - مارچ ۱۸۸۵ء)

مسٹر ہانبٹ کے مشورہ کا یہہ مضمون ہے کہ معاملات سوڈان حضرت سلطان المعظم کے سپرد کئے جاوین اسکی نقل مین تطویل ہے

روس اور ہندوستان

اِنّ الملوک اذا دخلوا قریۃً افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ

عام طبائع اور سرسری خیالات بحکم کُل جدید لذیذٌ ہر ایک نئی چیز کو پسند کرتے اور اسکے منتظر رہتے ہین بغیر اسکے کہ ان دونون کے نفع ونقصان مین موازنہ کرین اور نئی چیز کے نفع کو پرانی چیز کے نقصان پر اور پرانی چیز کے نقصان کو نئی چیز کے نقصان پر ترجیح دین نئے ملک - نئی نوکری - نئی موسم - نئی سواری - نیئے دوست - نئی جورو - وغیرہ وغیرہ کی طلب مین وہ اسی اصول پہ چلتے ہین خواہ اِن نئی چیزون سے انکو انواع مصائب کا سامہنا کرنا پڑے -

اور خاص سلیم طبائع اور گہرے خیالات اِس اصول کے بالکل مخالف ہین وہ جس چیز کی منفعت یا مضرت یا طلب منفعت کو اچھی طرح آزما چکے ہین وہ اسکے بدلے اور چیز کے جسکے منفعت کا انکو تجربہ نہو ہرگز طالب نہین ہوتے اور وہ بحکم اس مثل یا دیا اصول مجرب کے کہ رعایت دفعِ مضرت جلب نفع سے اولی ہے - احتمال نقصان پر ایک موہوم وخیالی منفعت کے پیچھے نہین پڑتے اور اِس شعر پہ عمل کرتے ہین ؎ بدریا در منافع بیشمار است ٭ اگر خواہی سلامت برکنار است -

اور چونکہ ہر ایک زمانہ مین عام اور سرسری خیالات کے لوگ بکثرت ہوتے ہین اور خاص عاقبت اندیش کم بہذا ممکن ہے - اور ایسا ہی بعض انگلو انڈین کا گمان ہے کہ ہندوستان کے لوگ روس کی آمد آمد سنکر اسکے منتظر ہون اور موجودہ سلطنت کے بدلے وہ اسکو پسند کرین - بناءً علیہ ہم اپنے دیسی خصوصاً مذہبی (اسلامی) بہائیون کو بطور پیش بندی اِس عامیانہ خیال سے روکتے ہین اور سناتے ہین انکو قرآن مجید وفرقان حمید کا ایک منقولہ مقولہ جو اہل اسلام کے لئے ایک واجب التسلیم نصیحت ہے اور اقوام غیر کو بہی اگر وہ انصاف کرین

بحکم ؎ مرد باید کہ گیرد اندر گوش ۞ ور نوشت ہست پند بر دیوار ۞ (اسکے تسلیم سے چارہ نہین) سُناتے ہین -

خدا تعالے نے سورہ نمل مین بلقیس شہزادی سبا کو (جسکو اوسکے وزیرون اور مشیرون نے حضرت سلیمان بادشاہ کی چڑھائی سے بیفکر کیا اور اونسے مقابلہ کرنیکا مشورہ دیا تہا) یہ قول نقل فرماتا ہے (جسکو ہمنے زیب عنوان کیا ہے) کہ بادشاہ جب کسی بستی مین چڑھائی کر کے) داخل ہوتے ہین تو اوسکو بگاڑ دیتے ہین اور اوسکے اہل عزت کو ذلیل کر ڈالتے ہین اور اونکا یہی کام ہے -

قالت ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذالک یفعلون ۞ (نمل ۴۶)

اِس قول کو (یعنی بلقیس) کو خداوند تعالے نے بتسلیم نقل فرمایا اور ہمکو یہ بتایا [illegible] زندگی بسر کرتے ہون تو ایسی کسی دوسرے بادشاہ کی چڑھائی یا تسلط کو پسند نہ کرین جبتک اِس (دوسرے) بادشاہ کی تسلط مین ہم اس خوف سے کہ وہ ہماری اہلعزت اشخاص کو ذلیل کریگا اور اوس شہر مین فساد پھیلائیگا اور ہماری امن و آزادی کو کہو دیگا - مامون و بے فکر ہون -

اب ہمکو یہہ دیکھنا چاہیئے کہ اس سلطنت انگلشیہ مین ہمکو کیسا امن و آزادی و حاصل ہے اور روس سے کیا توقع ہے -

اس سلطنت کی امن و آزادی کو تو ہم خوب جانچ چکے ہین اور اوسکے زیر سایہ ہم اس امن دار سائش سے زندگی بسر کر رہے ہین جو عیان ہین - محتاج بیان نہین ہے اور روس کی امن و آزادی کا حال یقینی اور پوری طور پر ہمکو معلوم کچہہ ہے اسصورت مین ہمکو کب مناسب ہے کہ اس امن پسند اور آزادی بخش سلطنت کے بدلے سلطنت روس کی آرزو کرین اور اِس نصیحت خداوندی کو پس پشت ڈالدین ہر چند یہہ آرٹیکل چند مختصر الفاظ مین ختم ہوئی مگر ان ہی مختصر الفاظ سے اہل بصیرت بہت کچھہ سمجھہ سکتے ہین تاہم اگر ضرورت داعی ہوئی تو اس اجمال کی تفصیل پھر کبھی کرینگے - انشاء اللہ تعالے - یار باقی صحبت باقی

ترقی معکوس کا عکس
بعض اہل حدیث پر

ع
مین الزام اونکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

مضمون ترقی معکوس مندرجہ نمبر ۷ جلد ۶ مین ہمنے اپنے **علاقی**+ بھائیون **حنفیہ** وغیرہ کو ترقی معکوس کا الزام دیا تھا افسوس وہ الزام ہمارے **عینی**× بھائیون **اہل** حدیث کی طرف بھی عاید ہوگیا ہے اُنہون نے بھی اب وہی عمل شروع کردیا ہے جو پچھلے عام مسلمانون مین جاری تھا ایک دوسرے کو **رافضی** کہتا تھا اور وہ اُسکو **خارجی** - یہہ اوسکو **وہابی** کہتا تھا اور وہ اوسکو **بدعتی** وعلی ہذا - پھر القاب وخطابات کے ساتھہ ایک دوسرے کو کافر بناتا تا اور مسلمانونکا نمبر گھٹاتا تھا یہی **عمل** بعینہ اب ہمارے **بعض** بھائیون **اہل حدیث** نے اختیار کرلیا ہے -

بعض اپنی گروہ کے **مثبتین الہامات** وکرامات **اولیا کو** مشرک و بدعتی بناتے ہین اور وہ اونکو مشرک وکافر -

بعض مفوضین (غیر مؤولین) بعض صفات خداوند تعالےٰ **(قرب ومعیت)** کو کافر بناتے ہین اور وہ اونکو مُشبہ ومجسم یا معطل -

بعض قائلین **فضیلت جزی** حضرت علی مرتضےٰ علیہ السلام کو شیعہ و بدعتی ٹھراتے ہین اور وہ اونکو خارجی علےٰ ہذا القیاس -

مسلمانو مین یہہ گروہ **اہلحدیث** بے تعصب طالب حق ومحقق کہلاتا تھا اب **اومین** بہی وہی عناد قدیم پہیلنے لگا ہے جسنے مسلمانون کو تہتر فرقون مین منقسم

× عینی وعلاقی کے تشریح بہت جگہہ ہوچکی ہے دیکھو ضمیمہ (نمبر ۱ جلد ۷) اشاعۃ السنہ وغیرہ

کر رکہا ہے بلکہ سچ پوچہو تو اِنکا **تعصب** عناد اونکی تعصب و عناد سے کیقدر بڑہ گیا ہے اونکو تو اپنے مخالفین اصول و فروع سے (مثلاً شیعہ کو سُنی سے اور سُنی کو شیعہ سے) عناد و بتا انہون نے اپنے ہی گہر والون (موافقین فی الاصول و الفروع) سے عناد اور باہم جنگ و فساد شروع کر دیا ہے۔ اِنکی خانہ جنگی پر اب یہہ رباعی جو پہلے عدم مسلمانو نپر صادق آرہی ہتی بڑہ چڑہ کر صادق آتی ہے ؎ شنیدم کہ مردان راہِ خُدا ✤ دلِ دشمنان ہم نکردند تنگ ✤ ترا کے میسر شود این مقام ✤ کہ با دوستانت خلافست و جنگ —

لہٰذا وہ **مضمون** ترقی معکوس جسکو مین پہلے اپنے علاقی بہائیون کی خدمت مین پیش کر چکا ہُون اب اونکی **خدمت** مین پیش کرتا ہُون اور اِس **خصوصیت** کے سبب جو مجہکو اِس گروہ سے حاصل ہے کمال اخلاص و تپاک سے ملتمس ہُون کہ وہ اِس مضمون کو بغور ملاحظہ فرما کر [illegible] اخوان اہل اسلام سے باز آئین۔ اور مسلمانو نکا جمع جو پہلے ہی پاس ہونے کے درجہ سے نہایت کمی پر ہے اوسکو نہ گہٹا وین۔ اور اوسکا عام مسلمانون کی حالت ضعف و قلت پر بھی خاص اپنے گروہ (جو عام مسلمانون کی نسبت ایسے ہین جیسے آٹے مین نمک) کی قلت اور عام مسلمانون کی نظرون مین اُنکی حقارت و ذلت پر ترس کہائین۔ اِس قلت و ذلت کو اور نہ بڑہا وین۔ اور اپنی ترقی معکوس پر اپنے مخالفین کو نہ ہنسائین۔

اور اگر **کسی صاحب** کو اپنا **علمی** زور دکہانا اور دو چار رسالے متضمن تکفیر و تفسیق اہل اسلام تیار کر کے رسالدار بہادر کہلانا اور **مثل** مشہور ہے "ہم پانچون سوار دہلی سے آئے ہین" کا مصداق بنکر مولفین و مناظرین کے شمار و قطار مین داخل ہونا مدنظر ہے۔ تو وہ یہہ زور علمی مخالفین اسلام کی بحث و جواب مین دکہائین۔ کسی **عیسائی یا یہودی** کے جواب مین قلم اوٹہائین یا **آریا برہمو**

دہریہ وغیرہ کی خبرلین - اپنے ہی مسلمان بہائیون پر کیون ہاتھ صاف کرتے ہین اور اگر اونکو صرف مسلمانون ہی کا مقابلہ کرنا آتا ہے - مخالفین اسلام سے کلام و مقابلہ کا انہون نے کوئی حرف نہین پڑہا تو مسلمانون مین سے اپنے گروہ اہل حدیث کو چہوڑ کے اور فرقون سے (جنکو وہ بدعتی کہتے ہین) کام چلا دین - **وست خود دہان خود پر** عمل کرنے سے تو باز آئین -

اسمین شاید ہماری دیندار پرہیزگار بہائیون کو یہہ **شبہہ** پیدا ہوکہ ہم حق گو انصاف پژوہ کیسے ہوئے جب ہمنے اپنے گروہ کے کفر و بدعت پر سکوت کیا - یہی تو مداہنت ہے جس مین بدعتی و بیدین لوگ مبتلا ہین - دیندار و پرہیزگار تو وہی لوگ ہین جو پہلے اپنے گہر والون کی خبر لین -

اِسکا جواب [illegible] آپ لوگ [illegible] کفر [illegible] کرتے ہین انمین **بعض** امور تو اسلام و ایمان کی جڑہ ہین - وہ موجب کفر ہین تو خدا جانے پہر اسلام و ایمان کس چیز کا نام ہے اور اِسکی اثبات کی سبیل کونسی ہے - ؟ اور **بعض** امور جنکو آپ کفر ضلالت سمجہتے ہین بحکم شارع کفر و ضلالت نہین اِنکا کفر یا ضلالت ہونا صرف آپ لوگون کے خیال و اجتہاد کا نتیجہ ہے

امور قسم اول کا مدار اثبات اسلام ہونا ہمارے مضمون ریویو براہین احمدیہ مین نمبر ۵ و ۷ و ۹ وغیرہ اشاعۃ السنہ مین بخوبی ثابت ہوچکا ہے -

امور قسم دوم سے بطور تمثیل دو امر تفویض قرب و معیت و تجویز فضیلت جزئی کا کفر و ضلالت نہونا اسمقام مین ثابت کیا جاتا ہے - ان ہی پر اور امور کفر کا (جنکو یہ حضرات کفر قرار دیتے ہین ناظرین قیاس فرما سکتے ہین -

تفویض قرب و معیت کا کفر و ضلالت نہونا

خدا تعالے کے قرب و معیت کو (عام بندون سے ہو خواہ خاص مومنین سے) جنکا آیات

(۱) هو معكم اينما كنتم والله بما تعملون بصير
(۲) ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم ولا خمسة الا هو سادسهم ولا ادنى من ذلك ولا اكثر الا هو معهم اينما كانوا۔ (مجادلہ ع ۲)
(۳) ونحن اقرب اليه من حبل الوريد (ق ع ۲)
(۴) ونحن اقرب اليه منكم ولكن لا تبصرون (واقعہ ع ۲)
(۵) ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون

ترجمہ [۱] وہ ساتھ تمہارے ہے جہاں کہیں تم ہو اور اللہ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے [۲] کہیں تین کا مشورہ نہیں ہوتا جہان خدا ان کا چوتھا نہو اور نہ پانچ کا جہان وہ چھٹا نہو اور نہ اس سے کم نہ زیادہ جہان وہ انکے ساتھ نہو [۳] ہم انسان سے اسکی رگ جان سے نزدیک ہیں [۴] ہم تم سے بھی زیادہ مرنے والے کے نزدیک ہوتے ہیں پر تم نہیں جانتے [۵] خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور اونکے ساتھ جو نیکوکار ہیں

مندرجہ حاشیہ وغیرہ مین فکر کر ہے علم یا رحمت یا نصرت سے تاویل کرنا اور ان صفات کی نسبت یہ مجمل اعتقاد رکھنا کہ جسطرح خدا کی ذات مقدس کو لائق ہے اسطرح وہ عام بندون یا خاص مومنون سے قریب ہے جیسا اوسکو شایان ہے وہ اونکے ساتھ ہی عین اتباع حدیث و قران ہے اور اسی اعتقاد پر سلف صالحین — صحابہ و تابعین اور اونکے اتباع صالحین گذرے ہین۔ پھر اس اعتقاد کا کفر و ضلالت ہوتا کیا معنے رکھتا ہے اور کسی اہل علم و فہم و انصاف سے یہ جرأت کب ہوسکتی ہے

ہماری اِس **کلام** مین **دو** دعوی ہین۔ **اوّل** یہہ کہ صفت قرب و معیت مین تفویض و عدم تاویل عین اتباع حدیث و قران ہے۔ **دوم** یہہ کہ سلف صالحین صحابہ تابعین وغیرہ اِسی اعتقاد پر گذرے ہین ان دعاوی پر ہمارے پاس ایسے دلایل موجود ہین جنمین کسی صاحب علم و فہم کو مجال مقال نہین ہے —

دلیل دعوی اوّل

قرب و معیت وغیرہ صفات باری تعالے **متشابہات** سے ہین۔ اور **متشابہات** کی نسبت قران و حدیث مین صاف **ہدایت وارد** ہے کہ انکی **حقیقت** و مراد کا علم خدا کی **سپرد** کرین اور اون مین تاویل کو دخل ندین اور اُنپر

یہہ مجمل ایمان و اعتقاد رکہین "آمنا بمراده بذلک" یعنے جو خدا تعالے کی ان صفات سے مراد ہے ہم اسپر ایمان لائے۔ اس سے صاف اور بدیہی طور پر یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرب و معیت وغیرہ صفات خداوندی کی نسبت قران وحدیث کی یہی ہدایت ہے کہ ان کی حقیقت و مراد کا علم خدا کی سپرد کرین اور اومین تاویل کو دخل ندین اور یہہ اجمالی اعتقاد و ایمان رکہین کہ جس طرح خدا کو لایق ہے وہ ہماری ساتھہ ہی جیسا اسکو سزاوار ہے ہم سے قریب ہے وہو الدعا۔

اس دلیل کے پہلے دعوی کا ثبوت

یہہ مقدمہ (اوسے فریقین (مئولین مفوضین) کے نزدیک مسلم ہے چہوٹے بڑے۔ نئی پرانے عربی فارسی ہندی وغیرہ کتب و رسایل فریقین مین صاف تصریح ہے کہ صفات قرب و معیت وغیرہ متشابہات سے ہین۔ لہذا اس مقدمہ کی ثبوت مین شہادت و نقل اقوال علما کی چندان ضرورت نہین ہے مگر بخوف انکار نا واقف یا متعصب [illegible] رس کے اسکی ثبوت مین چند اقوال علما و مسلم الطرفین کو پیش کیا جاتا ہے شیخ امام محدث سیوطی نی تفسیر القان مین فرمایا ہے آیات صفات بہی متشابہات سے ہین

ومن المتشابهة آيات الصفات ولابن اللبان فيها تصنيف مفرد۔ نحو الرحمن على العرش استوى۔ وكل شئ هالك الا وجهه ويبقى وجه ربك۔ ولتصنع على عينى۔ يد الله فوق ايديهم (۲۶ ع ۲) وحكم اى المتشابه اعتقاد الحقية قبل الصلاة۔ وهو مثل المقطعات فى اوائل السور مثل قوله وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة فان هذه الاية محكمة فى وجوب رؤية الله تعالے

ابن اللبان نے اسباب مین ایک کتاب جداگانہ تالیف کی ہے ان صفات متشابہ کی مثال یہہ اقوال خداوندی ہین۔ کہ وہ عرش پر ہے اسکے منہہ کی سوا سب کچہہ فنا ہونیوالا ہے خدا کا منہ باقی رہیگا اور تا کہ تو امیو سے میری آنکہوں کے سامنے پرورش پاے خدا کا ہاتہہ انکی ہاتہو پر ہے تفسیر احمدیہ مین ہے۔ متشابہ کا حکم یہہ ہے کہ انکے حق ہونے پر بن سمجہے ایمان لادین اوکی مثال وہ مقطعات حروف ہین جو سورتو کے ابتدا مین ہین

متشابهة فی حق الکیفیة

اذ یلزم منها الجهة والمکان فرددناها الی المحکم وهو قوله لیس کمثله شیئ فقلنا لا نعلم کیفیة الرؤیة ونعتقد اصل الرؤیة هکذا ذکر الشیخ الامام فخر الاسلام البزودی فعلم من هنا ومما ذکرنا سابقاً ان المتشابه اما ما لا یفهم منه معنی اصلاً مثل الم وغیر ذلک ویسمی هذا مقطعات واما ما یفهم منه معنی بحسب اللغة ولا نعلم ما ذا ارادة المتکلم لان معناه الظاهر یکون مخالفاً للمحکم کقوله وجه الله ویسمی هذه آیات الصفات واما المقطعات فی اوائل السور فتسعة وعشرون الی ان عدها ثم قال واما آیات الصفات فکثیرة فی القرآن منها قوله الرحمن علی العرش استوی ـ ولتصنع علی عینی وکل شیئ هالک الا وجهه ویبقی وجه ربک ـ ویدالله فوق ایدیهم والسموات مطویات بیمینه ویوم

اور خدا کا یہ قول کہ کتنے مونہہ اوسدن تر و تازہ ہونگے ـ خدا کو دیکھنے والے ـ کیونکہ یہ آیت مسلمانون کے لئے دیدار خدا ثابت کرنے مین تو محکم ہے پر اوس دیدار کی کیفیت مین متشابہ ہے کیونکہ ظاہری کیفیت رویت سے طرف اور مکان ثابت ہوتا ہے ـ اسلئے ہمنے اس آیت متشابہ کو اس آیۂ محکم کے کہ اوسکی مثل کوئی چیز نہین" تابع کیا ـ اور یون کہا کہ ہم اس کیفیت دیدار کو نہین جانتے ـ اصل دیدار کو اسطرح اوسکی ذات کو لایق ہے مانتے ہین ـ ایسا ہی شیخ امام فخر الاسلام بزودی نے فرمایا ہے ـ یہان سے اور ہمارے بیان سابق سے معلوم ہے کہ آیات متشابہات دو قسم ہین ـ ایک وہ جسکے معنے کچھ بھی سمجھ مین نہ آوین جیسے الم وغیرہ جسکو مقطعات کہتے ہین ـ دوسرے وہ جنکے لغوی معنے معلوم ہین پر اونکے مرادی معنے معلوم نہین ـ کیونکہ ظاہری معنے جو لغت سے معلوم ہوتے ہین ـ آیۂ محکم کے مخالف ہین جیسی خدا تعالے کے لئے مُنہ کا ہونا ـ انکو آیات صفات کہتے

سنہ ۲۹

ہین ـ مقطعات سورتون مین ابتدا مین یدر

يكشف عن ساق وهو القاهر فوق عباده
ونحن اقرب اليه من حبل الوريد. جاء
ربك او ياتي ربك وعند ربك
ومن دون الله اينما تولوا فثم وجه
الله - وهو معكم اينما كنتم
ونفخت فيه من روحي وسنفرغ لكم
ايها الثقلان - الله نور السموات و
الارض - وجوه يومئذ ناضرة
الى ربها ناظرة - فان هذه كلها
متشابهات وقفت عليها كتب
التفاسير

(تفسیر احمدی)

نوٹ - اس عبارت تفسیر احمدی میں
ایسی بات کوئی نہیں ہے جو در تفاسیر
مین ہو - لہذا کوئی صاحب جو تفسیر احمدی کے معتقد
نہون اس عبارت کے نقل کرنے پر معترض
نہین ہو سکتے جس بات پر وہ معترض ہونگے
وہ بات ہم اُن ہی کی معتبر و مسلم کتب تفسیر
و اصول سے نکال دینگے -

حروف ہین پھر انکو شمار کیا - اور الجد کے کہا آیات
صفات قرآن مین بہت ہین - ازانجملہ خدا کے
تعالےٰ کے یہہ اقوال کہ خدا عرش پر ہے - اور تا
کر تو سے موسے میری آنکھون کے سامنے پرورش
پاوے - اور سب کچھ خدا کے منہہ کے سوا فنا
ہونے والا ہے خدا کا اونہہ باقی رہیگا تیرے ا
کا ہاتہہ انکے ہاتھون پر ہے - آسمان خدا کے دہنے
ہاتھہ میں لپیٹے ہونگے - کتنا بکار کہیگا
افسوس اپنے خدا کے پہلو مین قصور کیا جس
خدا تعالے نے منزل کہیگا - وہ بندون پر غالب
ہے اور انسان سے اوسکی رگ جان
سے زیادہ قریب ہے تیرا رب آیا یا آویگا
اور خدا کے پاس اور اوسکے سوا جدہر تم
موہنہ پہیرو وہان خدا کا موہنہ ہے - وہ تمہارے
ساتھہ ہے جدہر تم ہو - ہمنے آدم مین اپنی
روح پہونکدی ہم تمہارے لئے اے جن
و انسان جلد فرصت لگاتے ہین خدا
آسمانون اور زمین کا نور ہے - کتنے موہنہ
اوسدن تروتازہ ہونگے خدا کی طرف دیکھنے
والے - یہہ آیات سبھی متشابہات ہین
مینے یہہ بات تفاسیر مین پائی ہے

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے بہی حجۃ اللہ البالغہ مین آیات صفات کو متشابہات سے شمار کیا ہے۔ اصل عبارت جناب خاتمہ مبحث مین تفویض مین منقول ہو گی شیخ ابن تیمیہ و ابن القیم وغیرہ اکابر فریق مؤول نے گو صفت استواء و فوقیت کو محکمات سے شمار کیا ہے۔ مگر آیات قرب و معیت کو اُنہون نے بہی متشابہہ قرار دیا ہے چنانچہ شیخ ابن القیم نے اعلام الموقعین مین دلایل فوقیت کے اقسام بیان کر کے فرمایا ہے یہ اون دلایل کے (جنسے خدا کا عرش پر اور مخلوق سے اوپر ہونا ثابت ہوتا ہے) اقسام ہین اُنکی جزئیات (افراد) بہ تفصیل بیان کئے جاوین تو ہزار دلیل بنے جہمیون نے سب دلائل کو جنہون نے کہا ہے اور اسی متشابہ قول خداوندی سے کہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہان کہین تم ہو رد یا گر دیا ہے۔

هذه انواع الادلة السمعية المحكمة اذا بسطت افرادها كانت الف دليل على علو الرب على خلقه واستوائه على العرش فترك الجهمية ذلك كله وردوه بالمتشابه من قوله وهو معكم اينما كنتم (اعلام ابن القيم)

شیخ ابن تیمیہ اپنے رسالہ حموریہ مین اِن آیات قرب و معیت کا متشابہ ہونا تسلیم کیا ہے پھر انہین تاویل کر کے اونکو آیات استواء و فوقیت کے تابع کیا ہے۔ اور اس تاویل کو تاویل مذموم سے مستثنے او علیحدہ کر دیا ہے۔ اونکا اصل کلام مقام بیان و مقال فریق مؤول مین آویگا۔ انشاء اللہ تعالے۔

ایک چند اوراق کا نو طبع رسالہ جسکو بعض مکفرین اہل تفویض نے امام احمد بن حنبل کے نام سے کسی گمنام مطبع مین چھپوایا ہے خدا کا عرش پر ہونا بیان کر کے کہا ہے کہ اگر کوئی بدعتی و مخالف خدا تعالے اس قول سے کہ ہم انسان سے اُسکی رگ جان سے قریب تر ہین یا اس قول سے کہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہان کہین تم ہو یا اس قول سے کہ کہین تین شخص چھپکر باتین نہین کرتے ہین

فان احتج مبتدع او مخالف بقوله ونحن اقرب اليه من حبل الوريد - او بقوله عز وجل وهو معكم اينما كنتم او بقوله ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم

جہان خدا تعالےٰ ایمین چوتھا ہو یا مثل ان کی اور

متشابہات قران سے استدلال کرے تو اوسکا جواب یہ ہے کہ ان اقوال مین	نحو ھذا من متشابہ القرآن قیل انما یعنی بذلک العلم +

معیت اور قرب یا شمول خداوندی سے اسکا علم مراد ہے

ایسا ہی اِس گروہ کے بہت - رسائل - عربی - فارسی - ہندی - وغیرہ مین ان صفات قرب و معیت کو متشابہ کہا ہے جنکی نقل و تفصیل سے طول کا خوف ہے -

بالجملہ اس وصف قرب و معیت کا متشابہات سے ہونا اس وقت تک فریقین مفوضین و مؤولین مانتے ہین اور خاصکر مؤولین اِس غرض سے کہ یہ صفتین محکم بنکر صفت فوقیت [illegible] تابع رہین بڑے زور شور کے ساتھہ انکو متشابہ قرار دیتے ہین - اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلا مقدمہ دلیل دعوی اول کا اوس گروہ مؤولین کے نزدیک بغیر کسی قسم کے چون و چرا کے مسلم ہے

دلیل دعوی اوّل کے دوسرے مقدمہ کا ثبوت

خدا تعالے نے قران مین فرمایا ہے -

خدا تعالے وہ ہے جسنے تجھپر اپنے رسول کتاب اوتاری ہے - جسکی بعض آیتین صاف صاف مطلب بتاتی ہین وہ اس کتاب کے اصول ہین - اور دوسری متشابہ (جنکی مراد سمجھنے مین اشتباہ ہی) ہیں جنکے دلون مین ٹیڑھا پن ہے وہ گمراہی اور تاویل کی تلاش مین	ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابہات فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ - وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یقولون امنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولو الالباب (آل عمران ع)

ان ہی متشابہ آیتون کے پیچھے پڑتے ہین - حالانکہ اونکی تاویل بجز خدا کوئی

نہیں جانتا اور جو کہ علم میں ثابت قدم ہیں وہ یہہ کہتے ہیں کہ ہم ان آیات پر بن سمجھے ایمان لائے یہہ سبھی ہمارے رب کی طرف سے۔ یہہ بات وہی سمجھتے ہیں جو صاحب عقل ہیں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ (چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں ہے) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت پڑھی اور فرمایا۔ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت تلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیة وقال اذا رایت الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین سمی اللہ فاحذروہم (صحیح بخاری صفحہ ۶۵۲ و مسلم ص ۳۴۹)

جو آیات متشابہات در پئے تاویل ہوئے ہیں تو اُن سے بچو۔ یہہ وہی ہیں جنکا خدا نے نام لیا ہے یعنے ان کو کج رو و فتنہ جو کہا ہے۔

جمہور علما (صحابہ و تابعین و آئمہ مجتہدین) اسی پر ہیں کہ آیات متشابہات کے معنی و مراد بجز سب
خدا کے کوئی نہیں جانتا [illegible] وقف ہے اور تفسیر معالم

ذہب الاکثرون الی الواو فی قولہ والراسخون واو الاستئناف وتم الکلام عند قولہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ وہو قول ابی بن کعب وعائشة وعروة بن الزبیر ورواية عن طاؤس عن ابن عباس ایضا وبہ قال الحسن واکثر التابعین واختارہ الکسائی والفراء والاخفش وقال لا یعلم تاویل المتشابہ الا اللہ ویجوز ان یکون فی القرآن تاویل استأثر اللہ بعلمہ ولم یطلع علیہ احدا من خلقہ کما استأثر بعلم الساعة ووقت طلوع الشمس من مغربہا

میں لکھا ہے کہ اکثر علما کا یہی قول ہے کہ واو قول خداوندی والراسخون فے العلم میں واو برسر کلام ہے عاطفہ نہیں ہے۔ پہلا کلام اس قول پر تمام ہو گیا متشابہ کی تاویل بجز خدا کے کوئی نہیں جانتا یہی بات ابی بن کعب و عائشہؓ و عروہ بن زبیر فرماتی ہیں یہی حضرت ابن عباس سے طاوس نے روایت کیا ہے یہی حسن بصری و اکثر تابعین کا قول ہے۔ اور اسیکو امام کسائی فرا اور اخفش (نحوی اماموں نے) اختیار کیا ہے یہہ کہتے ہیں متشابہ کی تاویل کو بجز خدا کوئی

خروج الدجال ونزول عیسی علیہ السلام
ونحوها - والخلق متعبدون فی
المتشابہ بالایمان یدو فی المحکم با
الایمان والعمل ومما یصدق ذلک قرءة
عبد اللہ ان تاویلہ الا عند اللہ والراسخون فی
العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا و
هذا القول اقیس فی العربیة واشبہ بظاهر الآیة قال
ابن عباس ومجاهد والسدی بقولهم آمنا بہ سماهم اللہ
الراسخین فی العلم فرسوخهم قولهم آمنا بہ بالمتشابہ

معالم

نہین جانتا اور قرآن مین ایسی تاویل کا
(جسکا علم خدا سے مخصوص ہو دوسرے کو
اوس نے نہ بتائی ہو) پایا جانا جائز ہے
اسکی نظیر علم وقت قیامت ہے اور وقت
طلوع آفتاب جانب مغرب سے اور دجال کے
نکلنے - اور حضرت عیسے ع کے آسمان سے
اوترنے کا وقت وغیرہ اور لوگون کو آیات متشابہات
پر صرف ایمان لانے کا حکم ہے اور آیات
محکمات پر ایمان اور عمل دونون کا حکم ہے

[illegible] تاویلہ الا
عند اللہ" - اور اوسکے معنے یہہ ہین کہ متشابہ کی تاویل کا علم بجز خدا کے کسیکو
نہین ہے - یہی بات قواعد عربیہ کے رو سے زیادہ تر قرین قیاس اور ظاہر
آیت سے مناسب ہے ابن عباس وسدی ومجاہد نے کہا ہے خدا نے ان لوگون کو
اسلئے ثابت قدم کہا ہے کہ انہون نے آیات متشابہات کو بن سمجھے مان لیا ہے
انکی ثابت قدمی یہی بن سمجھے آمنا کہنا ہے
تفسیر **اتقان** مین ہے - لوگون کا اسمین اختلاف ہے کہ متشابہات پر کسیکا

هل المتشابہ مما یمکن الاطلاع علی علمہ او لا یعلمہ
الا اللہ علی قولین منشاهما الاختلاف فی قولہ
والراسخون فی العلم هل هو معطوف
ویقولون حال او مبتدأ خبرہ یقولون والواو
للاستیناف -

مطلع ہونا ممکن ہے یا یہہ کہ بجز خدا کوئی
اون کو نہین جانتا یہہ اختلاف اس اختلاف
سے پیدا ہوا ہے کہ لفظ والراسخون لفظ
اللہ پر معطوف ہے اور لفظ یقولون اسکا
حال ہے یا یہ مبتدا ہے اور یقولون اوسکی خبر ہے

على الاول طايفة يسيرة منهم
مجاهد وهو رواية عن ابن عباس
× × × واختار هذا القول النووى
فى شرح مسلم انه الاصح لانه يبعد
ان يخاطب الله عباده بما لا سبيل لاحد
من خلقه الى معرفته وقال ابن
الحاجب انه الظاهر واما الاكثرون
من الصحابة والتابعين و
اتباعهم خصوصا اهل السنة
فذهبوا الى الاول وهو
[illegible] ابن عباس
رضى الله عنه وقال ابن السمعانى
رضى الله عنه لم يذهب الى القول
الاول الا شرذمة قليلة
واختاره القتيبى قال وكان
يعتقد مذهب اهل السنة
لكنه سهى قال ولا غرفان لكل
جواد كبوة ولكل عالم هفوة
قلت ويدل لصحة مذهب الاكثرين
ما اخرجه عبد الرزاق فى تفسيره و
الحاكم فى مستدركه عن ابن عباس انه كان

تہوڑے لوگ جنمین ایک مجاہد تابعی ہے اور ایک
روایت مین ابن عباس اسپر ہین کہ متشابہات
پر اطلاع ممکن ہے - امام نووی نے شرح مسلم مین
اسی قول کو پسند کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ امر
بعید از قیاس ہے کہ خدا تعالے اپنے بندون
کو ایسے امر سے مخاطب کرے جسکو کوئی
سمجھہ نسکے - ابن حاجب نے بہی اسیکو
ظاہر قرار دیا ہی - ولیکن اکثر صحابہ و تابعین
اور انکو اتباع خصوصاً اہل سنت اسپر ہین کہ علم
متشابہ کسیکے لئے ممکن نہین ہے - یہی روایت ابن
عباس سے صحیح ہے - ابن اسحق نے کہا کہ پہلا قول
بہت تہوڑے لوگوں کا ہے قتیبی نے بہی اسیکو
اختیار کیا تہا - اور وہ اوسیکو اہل سنت جماعت
کا مذہب سمجہتا تہا لیکن وہ اسمین بہول گیا
اور یہہ انوکہی (یا دہوکہ کی) بات نہین سبہی تیز
گہوڑے مونہہ کے بل گرپڑتے ہین اور سبہی
عالم بہول جاتے ہین مین کہتا ہون (امام
سیوطی فرماتے ہین) اکثر صحابہ وغیرہ کے
قول کی صحت پر دلیل یہ روایت ہے جسکو
عبد الرزاق نے تفسیر مین اور حاکم نے مستدرک
مین ابن عباس سے نقل کیا ہے (باقی عنقریب)

بقیہ اسی مضمون کا جواب حضرت شاہ ولی اللہ کی کلام مین جو خاتمہ بحث پر منقول ہوگا - پورے طور پر ادا ہوگا - انشاء اللہ تعالیٰ -